
1930
LUCKNOW
OUDHPUNCH
लखनऊ

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ نہ بیہودہ جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے نتیجہ مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ سیاسی اور ادبی مضمونوں کی طرح ٹھونسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک طور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں لیکن گریں اور اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنائیے۔ نہ گرانی کی وجہ بتایا جائے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت۔ رائے کی اصابت پہلے وطنیت کے ساتھ پنچ ملکی تحقیقات و بنیادی اصلاحات اخلاق و سیاسی و ادبی پر نظر رکھیے۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے مقام سے نہیں ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو پھر ہفت سالانہ دیجئیں ورنہ پھر آپ مستقل طور پر ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما منیجر شما بسلامت۔ بندہ و مالک مشہور یا ذرا یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ جو سالانہ خریداروں سے قیمت لیجائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام نہ دوم نہیں تو قدری کوشش سے فائدہ اُٹھائیں نہ بے یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ توہم کر نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کہاں غائب ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کال کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دوڑ نہانے پر بازمنہ عیرفد نہیں ہو سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گزشتہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا اعتراض قابل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور رسی نہیں کی جاتی پرچہ بند کردیا جاتا ہے۔ لہذا توجہ ہو خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب لکھنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانہ سے حاصل کرلی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے مشتہرین اپنی تحریر کے ذمہ دار ہیں۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور ان کی واپسی کے بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریداری اودھ پنچ کے متعلق خط و کتابت کریں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

اودھ پنچ لکھنؤ

ضمیمہ اودھ پنچ

جلد ۵ اگست ۱۹۳۰ء

ترشحہ تدقیق بر پشت گنجینہ تحقیق

(لمبر ۳ تحفہ نمبر ۲۲)

پیالہ کار آمد بر پشت خوانا دیم
فلک بعفت ببخشید طرح تو بینا دیم

ہم نے کہا تھا لیکن بیچارہ نے مطلب آسمان سبز کی ترکیب کو ایک قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ آسمان سبز زیادہ فصیح ہے جن لوگوں کو خدا نے عربی کتب ادبیہ کے مطالعہ کی توفیق دی ہے وہ جانتے ہیں کہ آسمان سبز اور آسمان سبزہ میں کیا فرق ہے۔ اگرچہ کتب لغت میں بجا طور پر ایک ہی معنی کے مترادف الفاظ آتے ہیں مگر علمائے اہل لغت نے فروق اصطلاحیہ پر متعدد کتابیں لکھی ہیں وہ سب اسی طرف رجحان کئے ہیں کہ ایک معنی کے دو لفظ بغیر کسی لفظی یا ظاہری فرق کے ایک ہی زبان میں وضع نہیں ہو سکتے مرادف یعنی الفاظ اسی وجہ سے مرادف سمجھے جاتے ہیں کہ کثرت استعمال یا جہال و غفلت اہل زبان کی بدولت معنی کا اصطلاحی فرق محفوظ نہ رہا۔ تحفہ الامام ابو منصور ثعالبی، فروق فی الفروق اللغویہ عسکری، ایضاح الاصطلاح سہروردی۔ فروق فی تاریخ الادب الاندلسی کامل کیلانی تحفۃ الطالب فی الفروق الاصطلاحیہ۔ الفلسفۃ اللغویہ۔ وغیرہ آج بھی دنیا میں موجود ہیں۔ عربی الفاظ بجبر و اکراہ قرض لینے والے کا فرض ہے کہ وہ کتب لغات پر قناعت نہ کرے بلکہ کتب پر بھی نظر رکھے تاکہ لفظ کا صحیح افادہ قائم و برقرار ہے مگر اس قسم کا افادہ با تصریحات کا تحمل جناب حضرت بیچارہ کے سے نازک دماغ نہیں کر سکتے۔ وہ اسی میں خوش ہیں کہ جو کچھ کسی کو کہتے سنیں بس لے بھاگیں۔ اسی وجہ سے انھوں نے اعتراض کا اصل مطلب سمجھنے کی زحمت نہیں اٹھائی۔ ہاں کیوں فرمائے؟ اصل تو بیچارہ کی غرض لازم ہے وہ نزاکت سامعی سے منفک نہیں ہو سکتی۔ دوسرے محقق ہونے کی سعی کرتے ہیں بے موقع۔ وہ محقق بننا چاہتے ہیں ایسے انھیں کا مرتبت نہیں اب کہ دنیا ہر محقق ہو بیٹھی ہے۔ یہ بیٹھے سے مقصد شہرت حاصل ہو جائے گا اُلٹ کرے بلا۔ کتابوں کی پہلی نہ ہے یا پوچھ۔

حضرت بیچارہ نے "آسمان سبزہ" کی سند میں پیش کرنے کے وقت عربی کی اصطلاحات اور صحاح لغوی ساتھ فرمانی شروع کی۔ کیسے آسمان سبز کا سوال بحث میں تھا مگر فلک سبز یا آسمان سبز میں کیسے اشتباہ تھا جو تفصیل حاصل کے درپے ہوئے؟

اب فلک سبز کیسے فلک سبز شد یعنی فلک سبز یعنی فلک سبز و شیوں میں موجود موجود ہے۔ گو اسے برہنہ میں سب ہی نے کہا ہے۔ انسان کی عقل فکر کو فلک سبز اور میں کوئی کسے بشرطیکہ وہ صحیح فلک سبز کی اصطلاح خاص سے واقف ہو تو شاید کہنے والے کی جان مشکل سے سالم رہے گی۔

ایک شاعر صاحب فارسی قصیدہ کسی امیر کی مدح میں لے کے گئے ابھی مطلع کا ایک ہی مصرع

"اے تاج دولت بر سرت"

منہ سے نکلا تھا کہ رئیس کا چہرہ سرخ ہو گیا پوچھا۔ یہ تقطیع میں دا فی؟

شاعر سمجھ گیا کہ خیریت نہیں فوراً عرض کیا کہ بلے رئیس نے اشارہ کیا یہ تقطیع قصد ہے؟ دیگر شاعر صاحب کی عقل درست نہ ہوتی تو بس کر دیتے جی ہاں سن لیجئے "اے تاج دولت مستفعلن بر سرت مستفعلن" ان کے منہ سے نکلا "اے تاج دولت بر سرت" اسی طرح کا وات گی سے مہربان نرم کر دیتے مصرعہ کی ایسی خاص تقطیع ہو جاتی۔ سبب نسیان سبب مستفعلن مستفعلن فرد ایک سو برس کے حامل ہیں مگر کتب فروق اصطلاحیہ میں ان کے فرق کو کسی سے پڑھا کے سمجھئے۔ ہم خود بتا دیتے مگر کسے بتائیں بیچارہ صاحب کو؟ اور آسمان سبزہ کی ایسی بیچارہ کی محفل کی فروات السید سے عبارتیں نقل فرما کے حق گنہ ادا کرتے ہیں تو ہم کیوں اصل زبان (عربی) کے علاوہ اقوال اس بارے میں نقل کریں۔ بیچارہ صاحب کو اتنا سلیقہ بھی نہیں کہ گھوڑے کی رفتار کو اونٹنی سے نازک شعرانہ تشبیہ ہے اگر فلک سبز (مبہم) سے مشابہت ہو جائے گی تو کیا قباحت ہے۔

اچھا یا جی جس کے بعد سبزہ اور سبزہ کا فرق بتا دیا جائے کا بشرطیکہ حضرت بیچارہ ایک اتنی ہی ہوتی جلد گھٹا دیں اور تیار کر لائیں اپنی گنجینہ تحقیق مرتب فرما تحقیق کی جلدی بھی (صفحہ ۵۵) میں اس ترکیب کے بارے میں اتنا لکھ کر اب اپنے نزدیک لفظ کی تفصیل کرتے ہیں جو ایک ہی معنی اور بیہودہ لفظ "وجدانیات" کو ہم نے غلط قرار دیا تھا۔ لاکھ کا ارادہ کیا کہ جو ہم بیچارہ کو جھک کر اسکے نہ بولنے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے مگر جب اعتراض کی اصل عبارت .... از راہ دیانت و دانت جناب بیچارہ نے نقل فرمائی تو آخر مجبور ہو گئے خلاصہ اعتراض یہ ہے

(۱) وجدانیات بسکون دال صحیح یا بفتح دال جیسے کلیات و جدانیہ عربی تالف ہے تو اس کی سند عربی میں

(۲) اگر جدید بسکون دال کی جمع مانا جائے

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

بعدالت جناب سب ڈویژنل صاحب مجسٹریٹ بحکم عدالت اگرم مقدمہ نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۹۳۰ء

کنہیا لال صاحب رکن سنگھ بنام ... ساکن ...
ساکن ... بنام ... سنگھ ساکن ... بحال ...
... سنگھ ساکن ...

ہر گاہ مسمیٰ ... نے درخواست حسب ضابطہ دفعہ ... قاعدہ ... ہر حال میں گزرانی جو کہ کارروائی عمل فرمائی جاوے۔

لہٰذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم ... کی بابت ... کی تاریخ ... ماہ ... سنہ ۱۹۳۰ء اس عدالت میں حاضر ہو کر وجہ دکھا سکو کہ ... کیوں نہ کیا جاوے اگر تم حاضر نہ ہو گے تو درخواست مذکورہ غیر حاضری میں سماعت کی جاوے گی۔

بتاریخ ۱۵ ماہ اگست ۱۹۳۰ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

وقت حاضری ... سے ... بجے تک

زور دیے ہیں۔ اسکے دونوں میں سے سافنہ یعنی مسئلہ وہ صورت ہی بگڑ دی۔

(۳) چونکہ بیشتر یہ کشش جو اہل فارس کے ذہن میں ہے وہ فارسی ہے نہ کہ عربی۔ اصطلاح عربی میں کشش کے ہم معنی لفظ جذب ہے نہ کہ جذبہ۔

(۴) عربی کے جرائد یا مجلات علمیہ میں یا طبی کتب کے متنوں میں بھی جذبات کا وجود بمعنی کیفیات وجدانیہ نہیں ہے۔

(۵) یہ لفظ ان معنوں میں ہندوستان کی پیداوار ہے لفظ اسعد جو اہل ہیں یہ فارسی ترکیب مضاف مضاف ہو سکتا ہے نہ مضاف الیہ۔

(۶) جن لوگوں نے اسے بطور اصطلاح خاص یعنی کیفیات وجدانیہ و نفسانیہ استعمال کیا ہے انہیں اپنے فعل کا اختیار ہے مگر اسکے اصلی معنی میں کوئی قرینہ بعید بھی ایسا موجود نہیں ہو۔

اصطلاح عالی کی طرف ذہن کو منتقل کر سکے۔ یہ دعاوی تو محض استدلال خاص کے ساتھ ثابت کئے گئے عجیب پر فرض تھا کہ وہ ان تمام امور کا جواب قت عرب سے دیتا۔ اگر ہم غلطی پر تھے تو دنیا خود ہمیں شرمندہ کرتی کہ عربی مستند لغت کے مطابق ہیں۔ تعیین زبان کرنے کا حق نہیں۔ مگر حضرت عجیب کو جلا اہل علم کے مسالک اور تمام قواعد مقررہ سے کی نفرت ہے وہ اپنی قابلیت کا اظہار صرف یہی طریقہ سے کرنا چاہتے ہیں کہ وہ جناب یہ لفظ تو پیش کا نظم شیخ جیسے بھی کی کتاب عجب منسو صحیفہ اور امیات اور بعض دوسرا نگر بات میں آئی تھی کیا ہے علاوہ اس فعل کا ارتکاب وہ تو زیر کرتے ہیں کہ یہ اصلی اصطلاح ہے اور جو استعمال بھی کرتے ہیں لفظ صورت کا لباس پہنے ہوئے اور یہ سراسر ہے کہ کسی عربی کی لغت یا فرہنگ کا صورت

کا حوالہ نہیں دیتے جبکہ نہیں کہا تھا کہ انہوں نے کہیں کہ جن لوگوں نے لفظ اصطلاح عربی یا بمعنی احساس استعمال کا اطلاع کریں وہ اہل علم سے طلب کا انکشاف نہیں رکھتے یہ لفظ کیفیات نفسانیہ و وجدانیہ کے معنوں میں خاص ہندوستان کی پیداوار ہے چونکہ فارسی مضاف و مضاف الیہ نہیں ہو سکتا۔ بہرحال جناب بیجا دکو بہر حیلہ کہ عربی کا ماخذ جو ان کی پشت پر ہی کرتا۔

ہم انہیں آگے پڑھنا چاہتا تھا کہ ایک دوست ہمارے تشریف لے آئے۔ پوچھا کیا کرتے ہو۔ سوال مشکل تھا مگر میں نے آسانی کے ساتھ جواب دیا۔ لکھ رہا ہوں۔

دوست: جو کچھ لکھتے ہو عبث ہے۔

میں: کیوں؟

دوست: اس وجہ سے کہ پہلے لکھ چکے ہو ارے بھی تمہارے حافظہ کو کیا ہو گیا ذری اور [illegible] کی

بدست عوام فروخت کے لیے

حسن الغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۔۔۔

اجلاس جناب مولوی سلطان محمد صاحب بہادر [illegible] منشی [illegible] ضلع ہردوئی۔

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مہر عدالت

نوٹس نسبت دکھانے وجہ بمونہ عام

بعدالت [illegible] ضلع [illegible]

اجلاس جناب [illegible] صاحب [illegible]

مقدمہ نمبر ۔۔۔ ۱۹۳[illegible]ء

[illegible]

بنام

نام و ولدیت ۔۔۔ قوم و سکونت

[illegible]

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مہر عدالت

اطلاعنامہ بنام ولی جو

بعدالت [illegible]

اجلاس جناب [illegible] صاحب [illegible]

مقدمہ نمبر ۔۔۔

[illegible]

بنام

نام و ولدیت ۔۔۔ قوم و سکونت

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم بحروف انگریزی

[illegible]

[illegible]

کہ آپ بھی کہیں گے [illegible]

ظاہر کر چکا ہوں۔

میں "لاحول ولا قوۃ میری بھول ہوئی [illegible]

کیا میں جواب کہہ چکا ہوں"

دوست "ساری دنیا [illegible]

[illegible]

آپ دے چکے"

میں "تو اب کیا ہو"

دوست "ہو گیا۔ کچھ نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

اسکے حرف حرف کا جواب دیا جا چکا۔ اور ہمارے جواب کے ایک حرف کو بھی گنجینۂ تحقیق باطل نہ کر سکا۔ ہمارے کرم فرما جعفری تو چلے گئے صاحب ہمراز اور اودھ پنچ کے سامنے اپنی اردو کا مضمون سند عزت لیے ایسی خیال تو اب بھی نہیں ہے کہ ہم مضمون مندرجہ گنجینۂ تحقیق بعنوان مسرت تحقیق کا جواب دے چکے مگر ایک مسلمان کتا ہے مسلمان کو جھوٹا نہ بنانا چاہیے اسلئے ضرور بیچ کتا ہوا جناب ایڈیٹر صاحب اودھ پنچ بھی اودھ پنچ کے قدر ہیں کا لمیوں کلکتہ تحصیل حاصل کرنے کا گناہ معاف فرمائیں اور شکر بھی ادا کریں کہ بندہ کی بھول چوک سے زیادہ نقصان ہونے نہ پایا۔ خیریت گزری۔ اب جناب ایڈیٹر صاحب کو ایک مختصر تبصرہ اس گنجینۂ تحقیق کے جملہ مضامین پر کرنا چاہیے تاکہ ہمارے مجوزہ صاحب کو شکایت کی وجہ پیدا ہو سکے تاریخ البال ہو سعی میں عنایت ہو۔

والسلام

راقم

خاکسار دربار الشعرا صفی مرحوم نوحہ۔ واقعی بہت جلد جناب کو اپنے مجموعہ کی فکر تھی جاکر صاحب کا خط پڑھ کر اچھا ہوا داڑھی مونڈنے بیٹھے کر رہا تھی کی پلیٹ میں صابن لگانے لگے۔ ہم نے پوچھا کیا ارادہ کیا۔ داڑھی مونڈتا ہوں۔ وہ سمجھایا کہ یہ تو میری غلطی ہے میں خلاف شرع فعل نہیں کرتا لازم آیا ادھیجی صاحب کو تلاش کروں جنہی گم گشتہ زلفِ مقدس واسطے صابون لگانے کے اور شکریہ کرل کیوں انھیں گم گشتہ تھے دوستوں کی عنایت ہے۔

نیاز مند دہ پنچ لکھنؤ

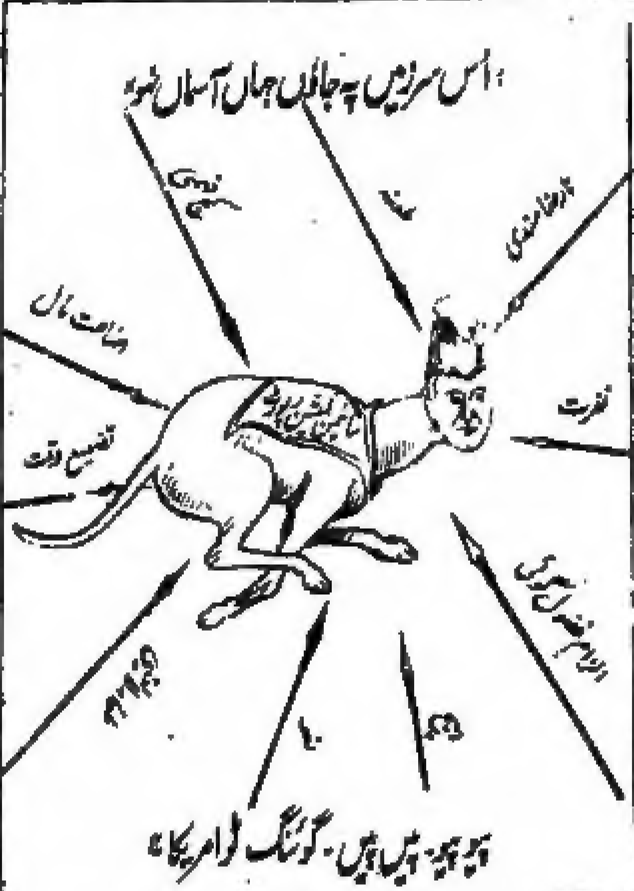
کٹ گئی

ارے میاں خیر تو ہے۔ کیا کٹ گئی۔

ارے یار وہ کچھ نہیں جبری کی بات کی طرح ہماری مصیبت کٹ گئی اور کیا کٹ گئی۔

استغفراللہ۔ آپ بھی آدمی ہیں بالکل لغو ذرا سی بات کے پیچھے اتنا طول دیا تھا وہ بالکل حیوان ہو گیا۔

تو آخر اسیں حیوانی کی کونسی بات تھی آپ



خفا کیوں ہو گئے۔

ہاں خفا کیوں نہ ہوں جب سمجھو تو اخلاقی ہی کو تمہاری مصیبت کٹ گئی مگر یہ تم کہ کیا میں بھی سن سکتا ہوں۔

بہت آسانی سے۔ خدا سرکار کا بھلا کرے تجارت کا ایک بہت سہل طریقہ نکال دیا۔

وہ کیسا وہ کیا۔

ارے یہی الیکشن۔

تو پھر الیکشن میں کیا رکھا ہے واہ واہ سبحان اللہ یہی خوب کہی۔ الیکشن آپکے نزدیک کچھ ہے ہی نہیں۔ سبحان اللہ میں آپ ہی سمجھتا ہوں۔

ارے میاں تم جو کسی خیال میں ہو اسے اچھا یہی سمجھو کہ یہ امر ممکن ہے کہ الیکشن کا فائدہ اٹھا کر یعنی مزید نے ہماری کہیں سے قرض ڈھائی سو روپیہ کرنا ضمانت داخل کر دی اسکے بعد تمام امیدواروں میں رجوع کر کے اپنی ساکھ بٹھا شہرت دینے کی غرض سے جا بجا ووٹ دہندہ شروع کر دی۔ دوست احباب سے ووٹ کے وعدے لینے لگے کچھ اشتہارات اور پوسٹر جنکی عبارت فریق مخالف سے ملتی جلتی بیچارہ مصلحتاً متحدہ قومی ضرورت پر مبنی ہوتی ہے پھیرا کر خالص فریق مخالف کی چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانے کی غرض سے جا بجا سفارشیں پیدا کیں اور ووٹروں کو حق کے گواہ کی طرح ترو کے اور انتخاب میں اونے کی کوششیں کرنے لگے غرض کہ خوب اپنا رنگ جمانے کے بعد کسی آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے مقابل سے معاملہ ہوا۔ ایک معقول رقم لے جب گرم کر کے بیٹھ گئے نہ ہینگ لگی نہ پھٹکری رنگ چوکھا آیا۔ اور ادھر تم بچ گئی وہ خیر باد کی طرح جیسے ادھر اپنا مطلب بھی نکلا اور عینک کی فضول جھیں کے خبط میں کیلوں کے صدمے سے بھی محفوظ رہے کیا معنی کہ جانے والی عزت سلامت رہ گئی مگر ہمارے ستارے کی سعادت سے کوئی ہونے کی چیز تھا وہ الیکشن میں گرفتار ہو گئی تو پھر ہمارا کہیں نہیں گیا ہے جیل ہو اسمبلی کے باہر

انگلیاں اٹھیں گی سر کو سالا ہیں یا اگ لگ کر شعلہ رہ جا
تا تم ہو ایل۔ ایل۔ بی۔ بیرسٹر ایٹ لا ہو کی ڈگری
کے لیے سو روز ترستے آنے و آتا جایا
پھر ووٹ آنے جانے کی مصیبت تک ہی جانے کی اور
چاندی کے اچھے اچھے چک اور سکوں سے آرائی پیٹ
کا پیٹ بھرے گا وہ کھاتے ہیں۔
بھئی زمانہ اتنا ہے نزدیک تو شیخ جی کا حجرہ
ہیں کوئی ایسا ہو تو ہے کیوں نہ کھو کہ جو منا ہے بری کالی
وقعا تو میں کو ہم فوراً منتا زور کر پیدا کریگا۔
اسے بھئی یہ ایکو ممبری کا ہرگز ایسا نہیں جس کو
جس کے سر کیلیے اسکو بہو بنتا نہ بنا دے۔ ووٹ
حاصل کرنے کا ہر امکانی طریقہ عمل میں لایا جاتا ہے۔
کہیں خدا کی راہ میں ووٹ مانگے جاتے ہیں کہیں پرسنٹ
کے نام پر کہیں بزرگوں کی خیرات کہیں بیوی کا صدقہ۔
کہیں ذاتی وجاہت کا واسطہ کہیں مساواۃ نفع عام کا
حسن و جمال کسی مستحق کے نام پر چار گالیاں بھی رائج
ہیں کہیں کی گراوٹ کے بیچ پھر اونچی ڈگریاں بیچ
کسی فرقے کی ترتیب جماعت کی امداد کی کوشش کر رہی گی
گر الکشن کے وقت جو اتنا کی کشیوں کی طرح دیتے۔
قومی ہمدردی اور قومی خدمات کا خیال بالائے طاق
گر ہر طریقے کو نسل ممبری داخلہ شہرت کے
واسطے ہے انتخاب قوم کے مطالبات گئے بھاڑ میں

گرے سبب پارلیمنٹ کی خوشامد ہیں غرض ہے کہ جا کی وہ خواستوں کو بیٹے لوگوں کی پینگ نگر بلدیہ کی نوکری تک میں بار بار ان کو معاف کے نام باغ خصوصیات قوم و وطن کا استحقاق جتانے کے لیے خطوط روانہ کئے جاتے ہیں۔ جن کا سلام بھی قبول کرنا تھا ان کی دعوتیں قبول کی جاتی ہیں۔ ... کے سامنے ستائے جاتے ہیں۔ ووٹوں کے بھی پرچے لائے جاتے ہیں جن سے کبھی صاحب سلامت جان پہچان تک نہیں ان سے وقتی اخلاق برت کر خصوصیات قائم کیے جاتے ہیں ووٹ مانگے گئے ... اگر کوئی غریب جاتی ہے ... کو کلاس میں ... چاہیے ... کی طرح فاقہ ... جاتی ہے ... الاسلام ... الکشن کے روز ... الکشن والے میاں کا میلہ بن جاتا ہے۔ جہاں کوئی ووٹ ووٹ دینے چلا کہ جلد امیدواروں کے ... کی طرح ادھر ادھر ... گئے ہر شخص اپنی جانب ... کرنے کی کوشش میں ... کہ کر چلا جاتا ہے۔

ایک ا۔ یار ہماری ماں نے تم کو بڑا چاہنے کے ووٹ بلایا ہے اس کے علاوہ ... پر ترس کھا کر ووٹ نہیں دو گے۔

دوسرا ا۔ واہ بھئی کیوں ووٹ دیں ... کی ... اس شخص کی جن ہوتی ہے (بیچ سے) بیٹے ہو شیخ ... الدین کا نام نہ ہوتا۔

ا۔ کیا کہیے ہو ہم ان کے ووٹوں کے نا ہیں

یہ ہمارا خیال کریں گے یا اور کسی کا زکوان ہیں امیر اپنا لوقت خاں کا نام یار ہے۔

چوتھا۔ تم سب جیتے ہو۔ ان کو جس طرح ... کہ جب پیدا ہوئے تھے تو میری ہی ماں نے ان کی نال کاٹی تھی اور اسی انگشت سے میری پرورش ہوئی ... غرض کہ ہر طرف کی کاؤں کاؤں سے بیچارہ ووٹر کو ان میں گویا ... بن جاتا ہے۔

چند روز کے یہ جھگڑے اور ہیں اس کے بعد کونسل ... میں ... علاوہ بہت ممکن ہے کہ ووٹروں کو الکشن کے ... کے آپ کے ... بند کر دیں۔

اس بارہ میں ... اچھا خبر ... بہت کی ... اس ... ان کے آنے سے پیشتر ہی جو کچھ مل جائے وہی غنیمت اور کچھ نہیں تو ایک ... ہی سہی۔

بھئی واللہ تم لوگوں کے پیٹ ہیں یا کالا دوکا نالا اس میں شک نہیں نہ جانے کس مٹی سے تمہارا خمیر ہوا ہے مرنے کے بعد کیا حال پوچھو

آج تو جہاں سے گزر رہی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے

راقم ...

البلاغ

اسلام کی حمایت میں [illegible] پرچہ [illegible] جناب ندوی [illegible] نے نکالا ہے نظیر آباد لکھنؤ میں اسکا دفتر ہے۔

اس کے شذرات میں ایک مضمون [illegible] رامپور کے جدید انتخابات پر [illegible] مضمون سے متعلق ہے دوسرا مضمون حاجی شوکت علی اور حاجی محمد علی پر کانگریس والوں کی نکتہ چینی کی رد میں ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حاجیان مذکور [illegible] مسلمان ہیں ہرگز [illegible] نہیں سکتے انکی [illegible] سیاست گزشتہ و آئندہ [illegible] اور [illegible] پرستی ہے حالانکہ ان دونوں [illegible] سے [illegible] مسلمانوں کو [illegible] ہوگا۔ یہ خوب ہے کہ اگر یہ دونوں صاحب [illegible] کی [illegible] اسلام [illegible] کا نام زبان [illegible] ہے اور اگر ہندوؤں سے بیزار ہو جائیں [illegible] ضروری نظر آتی [illegible] ہندوؤں سے [illegible] جب [illegible] جن لوگوں کا گوشت پوست [illegible] سے آج تک پرورش پا رہا ہے [illegible] اسلام کے واسطے ان کا وجود باعث فخر ہے۔

اسکے بعد بعنوان "مقدمہ قرآن مجید" خواجہ کمال الدین صاحب قادیانی کے اسلامک ریویو لندن سے ایک مضمون ترجمہ کیا گیا ہے یہ مضمون "البلاغ" کے اغراض و مقاصد سے متعلق ہے۔ اور اچھا ہے اسکے بعد بعنوان [illegible] تاریخ [illegible] ایک افسانہ ہے اسی طرح اور بھی مفید اور غیر مفید [illegible] مضامین ہیں۔ بحالت مجموعی یہ پرچہ [illegible] ہے قیمت سالانہ پانچ روپیہ بہت ہے لیکن اگر اسلام کے پاس شوکت علی اور محمد علی کے پیٹ بھرنے اور [illegible] میں [illegible] روپیہ ہے تو اس مذہبی [illegible] و خدمت کی اعانت کے لیے [illegible] روپیہ [illegible] بھی [illegible] ضرورت ہے۔

ناقد [illegible] اسلام [illegible] خاکسار

ہوش

ماہ جولائی [illegible] و معروف [illegible] بعض الفاظ کے پڑھنے میں دقت پیدا کر دیتا ہے یہاں تک کہ [illegible] کرم اور صورت کے نام میں تمیز مشکل ہو گئی تھی [illegible] اور صورت [illegible] پڑھ گئے اور خواہ مخواہ [illegible] صاحب سے رنج ہو گیا۔ حالانکہ [illegible] کا قصور نہیں۔

اب ماہ [illegible] ہو [illegible] ایک نیا [illegible]

اطلاع نامہ [illegible]

مقدمہ نمبر [illegible] ۷۹

[illegible]

بنام

[illegible]

پائی	آنہ	روپیہ	
۹	۵	۷۴	اصل
۶	۴	۹	خرچہ اصل
۶	۶	۸	[illegible]
[illegible]	۱۰	۱	[illegible]
۹	۵	۹۵	میزان

[illegible]

تفصیل جائیداد

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵۹۹	[illegible]
					۴ — ۹۸
				۵۹۹	۱ — ۲۴
				۶۰۲	۵ — ۳۶
				۶۰۶	۵ — ۳۶
				۶۱۵	۳ — ۰

کل قطعہ ۷ — ۹۱

دستخط حاکم [illegible]

[illegible] کا ہم [illegible] ہے

[illegible] مقصد [illegible] ہے
آگے آگے [illegible] ہوش ہے

[illegible] سے [illegible] ہے اور [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] ہے اور [illegible]
عام سے مل جاتی ہے [illegible] کیا ہوگا
جس کا [illegible] سے [illegible] سالانہ [illegible] ہے۔
مقصد [illegible] بہت عالی ہے [illegible]

[illegible]
عقل کے [illegible]
[illegible] خورشید سے
[illegible] خاموش ہے
[illegible]
[illegible] جوش ہے

سمن [illegible] قرار داد امور تنقیح طلب

مقدمہ [illegible]

عدالت [illegible] منصفی [illegible] شاہ آباد [illegible]

[illegible] مدعی

بنام

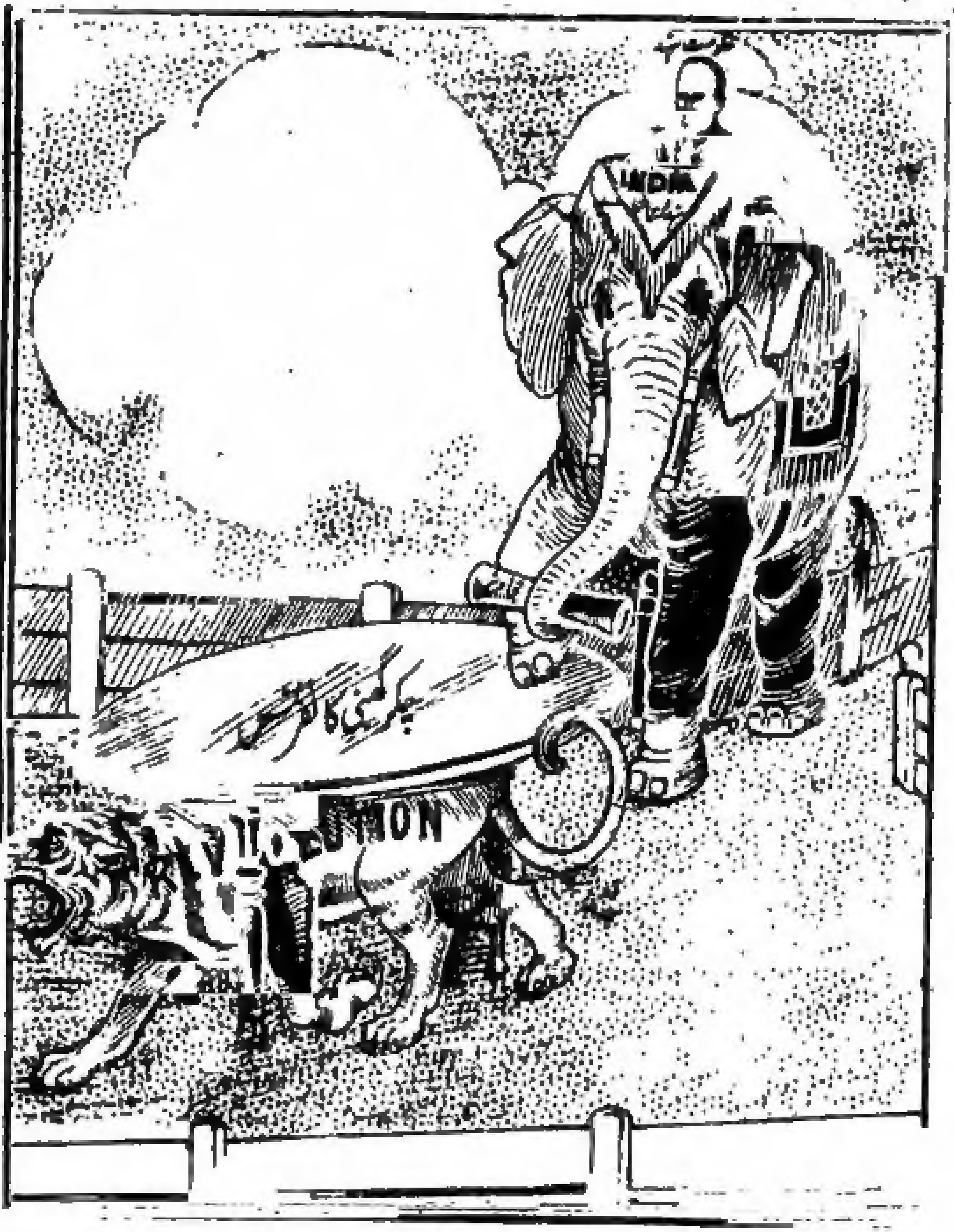
[illegible] سنگھ وغیرہ مدعا علیہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]



"بری بری دھت دھت"

"خطرہ ...... اندیشہ ...... چیچے یارخاں! بھت"


ز غارت چمنت بر بہار منت است
کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند

نثار کے آگے کرو اپنا سرِ تسلیم خم
بس جو ہیں کامرانی تم سے ہم خوش ہے
کہ یقین زندہ ہے تو سر ہے۔ ہے اہتمام
کہ مصحف ناچیز و سلطان عالی ہو گیا
ایک ادنیٰ عکس سے اک جہاں پہچان گیا
بیہا نی برتری اور علو سے خالی کوش ہے
ہمیں امید ہے کہ اس قصیدہ کو کشش کے ہمارے
نئے معاصر کی طرف دُنیا ضرور متوجہ ہو جائے گی
خصوصاً عوام اور بعد توجہ تمام
پر ہر حال حیثیت سے ناقص نہیں
رہ سکتے۔ اگر کوئی زبردست
مضمون کسی سیاسی مسئلہ پر اس کے
نمبر میں شائع نہیں کیا اور تمام مذہبی
اہتمام سستی پر صرف کر دی گئی تو
اس سے یہ لازم نہیں کہ آئندہ
اشاعت میں زورِ قلم کی باگ نہ
دکھائی جائے گی۔ ایک ظریف کے
واسطے قادر الکلام ہونا عرض ہے
ہوش میں چٹکیوں کے جو اثر
سے دیا مضحک مضمون پڑھ کر
نے رفتار و گفتار پر کہ بڑے
ہنستے ہنستے بیہوش ہو جانے
یا یعنی کہ چٹکیوں کی دل لگی ہیں
ہنسی پیدا نہیں ہوتی۔ بس
جب قدرتِ کلام حاصل ہو تو
سیاسی مضامین کی طرف سے
دل تھوڑا کرنا قبل از وقت ہے
دیکھیے بابو ذوالفقار صاحب اقبال حکومت وقت
اس نئے جوش سے کیا نفع حاصل کرتی ہے۔ افضل
کی ایک ظریف شاعرہ کا یہ شعر یاد آ گیا ہے آپ بھی سنیے
ناز جاتا بھی تو جاتا تجھ سے قبلے کی سمت
پیچھے پیچھے تیرے ہو جاتا ہے خدا کا نام تھا
پرچہ کی لکھائی چھپائی صاف ستھری ہے ہزار روپے سال کی بچت ہے۔ نمونہ
ایک مل بچوں کی آخر ہی تھی بہتر ہو کر پھر ترقی کا سبب ہو گا۔

راقم ادیبانہ مجراند علی منزہ

منظوم آرا بیگم بنام مسز حسن امام

محمد علی صاحب اسیری جناب کی۔
بہن تم پوچھو گی تو تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ جیسے
بوتھیں سمدھن کہا تو سچے رشتے سے کہا تم لکھنؤ
میں آ گئیں تم نے خوب خوب تقریریں کیں مصروف ہو گئی
کہ کیا کروں مجھے گھر کے کام دھندے سے مہلت
نہیں ملی جو میں بھی تمھاری تقریر سُنتی تقریر نو بذیر
سُننے سے خوشی ہوئی۔ بڑا خدا تمھاری مانگ کو
ٹھنڈی رکھے حاجی صاحب نے ہزاروں کھیلیں
دکھائے ہیں سلامتی سے دولہا بھائی گندہ دہن
منہ پھٹ۔ تمام لیڈروں کو حسد کی نگاہ سے دیکھنے
والے ہاتھ کر کے نکرنے والے۔ قومی مال سے پیٹ
بھرنے والے ہیں۔ بڑے زور سے چھوٹے سبحان اللہ
آجکل کے مردوں سے تو ایسی بیچ جیتانے کے سوا کچھ
سب کاموں میں بیٹھے ہیں دیکھو کسی کا منہ پڑا
جہاں دونوں کی طرف سے دُنیا کو
بچانے کے لیے اُن کی نام جا بلا بیان
بھرے مجمع میں آگ لگا دیتا
اور اُنھوں نے بھی آکسی فرض
کو ذلیل کرنے کی بار ہا کوشش کی
پھر وہی شکل ہے جیسی کرنی ویسی
بھرنی ایک تم کو خدا نے بھیج دیا
ان کے غصے کو ٹھنڈے کے لیے
اے خدا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے وہ دونوں
زمین پیار کہلاتے ہیں۔ کیا کہنا
اُن اخبار کا جن کے رئیس میاں
محمد علی اور میاں شوکت علی کے
سے یاوہ گو اور محسن کش ہوں
واں بے شک ہے اُن بے نکے نامِ عظیم
اخبار والیوں کے رئیس ہو سکتے ہیں
جن کا قلم اور جن کی حیا بلکہ جن کا
ایمان ان دونوں کے دم سے جدا
ہوا ہے ان دونوں بھائیوں نے
اس وقت تک قوم کے ساتھ جو جو
کیے ہیں اگر بیان کرنے بیٹھوں تو صبح ہو جائے کیا
دُنیا جانتی نہیں۔ سب جانتے ہیں۔ انھیں اخبار والیوں
کی وجہ سے جن کا فرض تھا کہ قوم کو ان کے ہتھکنڈوں
سے بچاتے مگر جو ان کی حرکات پر خاک ڈالتا وہ
لکھنے والوں کے منہ پر جو پانگنا نے یہ ہر وقت
مستعد ہے کوئی ستانا تک نہیں۔ خیر اب تو
وہ وقت آ گیا جب اخبار والوں کے خوف سے
زبانیں منہ کے اندر سر سر کے رکھنی پڑا کرتی

مجھے تو اُن باتوں کے سننے کا دل سے اشتیاق
تھا جو تم نے حاجی شوکت علی کو سُنائیں۔ معلوم
نہیں نگوڑے اخبار والوں نے جو ادھوری چھاپا
تمھاری زبانی اخباری کالموں میں لکھی ہیں وہ
سچ ہیں کہ جھوٹ۔ تیا اب تک تمھاری طرف سے
کوئی مضمون دیکھا ہے میں شائع نہیں ہوا تو
میں سمجھتی ہوں کہ جو کچھ اُنھوں نے لکھا سب صحیح
ہے۔ خدا کرے صحیح ہو۔ اس لیے کہ مجھے اُنھے

اے چراغ زیبا ئے تو رشکِ مہ و خور و پری



ہمارے وزیرِ اعظم کے جمالِ جہاں آرا کی اوٹ لائن (ماخوذ)

میں سمجھتی ہوں کہ تم نے جو مانی صاحب کو [illegible]
دیکھا ہے۔ معاش کی یاد ہے ایسے معاش کی اصلی [illegible]
کے مرد چراغ پا ہو گئے اور انھوں نے اخباری کالم میں
بیہ شیلمانہ حملے سے تعبیر کیا۔ ہاں کہہ نہیں کہی بات
مسلمانہ حملہ تو ہو ہی رہی ہے۔ اگر تم لکھتیں کہ بیچاری
خلیفۃ المسلمین تو اس لائق ہی ہے ہاں بیچارے [illegible]
امیر المومنین اور کسی کی ایک بھی نہیں۔ نہ ایسا ہوا تو
مولانا شوکت علی صاحب اور اقبال نا [illegible]
انھوں نے جو شیا گروہ والوں کے بارے میں [illegible]
قرآن شریف کے رحمانت سے [illegible] کلمات فرمائے
اگر وہ دوسرے کو لوگ پلٹ جائیں گے اور کیا تم [illegible]

شیعہ اسلامی اصطلاحات میں خصوصاً خلفا کی ذری
زبان ہو لی جانی چاہیے جس نام اسلامی اخباری کا لفظ تعریف
تعریفوں کے پل باندھ دیتے ہیں۔

• سعودی بیگم حسن امام نے کیا بات کہی واقعی تم تو بڑی فتنی
ہے۔ بیگم فخر اسلام مسلمین ہے۔ کیوں نہ ہو۔ خاندان
سیادت وہ خاندان ہے جس نے ہمیشہ گشت اسلام کو
اپنے خون سے سینچا۔ ماشاء اللہ یا دیکھیے امام حسین کرے

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

بیگم حسن امام نے سیدہ طاہرہ حضرت زینب کی پوری
مناسبت کی ہے۔

ہاں بیگم دنیا میں یہی بات کہنے اور سچ ہونے
والوں کی قدر نہیں ہوتی جیسی ہوں۔ کہ جب مولانا
اور ملا پنچ نے پہلے پہل ان دونوں بھائیوں کی عزت کے
دنیا کو بتانے کے یہ مضمون لکھنا شروع کیے تو جب
ہم تم ہی کی اولاد ہوں نے وہی اپنا واپس کیے گئی
عقل کے دشمنوں نے اخباری کالموں میں مضمون
چھپوائے کہ دیکھیے صاحب یہ ہیں الحوا ایک اسلام کی
شان میں گستاخیاں۔ خیر وہ وقت تو گزر گیا اب
دنیا دیکھ رہی ہے کہ ان دونوں کی ذات مسلمانوں
کے واسطے بھی فخر ہو ہندوستانیوں کے لیے بھی اور
اگر حکومت کی عقل درست ہو تو میں کہہ سکتی ہوں کہ
حکومت وقت کے حق میں بھی۔

یہ بے شک بجا ہے میں یہ معاش کے سر پر
سینگ تو ہوتے نہیں۔ یہ معاش وہی ہے جو بیا ہے

معاش کی : جانو صورت میں بیا کرے مال [illegible]
کر کے چھپائے نہیں۔ غلط حساب پیش کر کے دنیا کو
دھوکا دے۔ مال مفت کہ کہ اپنی ذات پر بیباک
عیاشیات صرف کرے حساب نامانداد لکھے پر بھی
ہر ہفتے داد واہ۔ دماؤ کی صلاحیت [illegible]
انشاء اللہ ان کے ایسے ہی جن کو تم نے حوالہ دیا ہے
ہوٹل والوں اور شاگرد ہی دور [illegible] آج تک یاد
ہونگے۔ پھر بھی نہیں کہ بیچ شخص بیا کر بھی مال
صرف کیا ہی نہیں۔ ہوائی ہوائی آ کر گئے جھگڑا اپنے
ساتھ ہو گئے تھے انھوں نے کہیں بچے دبا میں
خوب واقعہ دوسرے متفق ہوں ساتھ ساتھ ہزار کے
نوٹ نہ ہو سکے تھے گویا اگر یہ نوٹ نہ ہوتے
تو نماز بھی نہ پڑھ سکتے۔

مگر میں ایک بات پوچھتی ہوں۔ کیا سبب ہوئی
کہ ملازموں کو لندن میں تیس تیس پونڈ کا انعام دیا
گیا تو تمھیں تعجب ہوا؟

سوسن: تعجب کا مقام نہیں۔ تم خود ہی کہتی ہو
کہ ان کے ہاں خانساماں تھے پھر آپ ہی بیچارے
تو فیروزہ کو کبوتر کرتے سے

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

مشہور مثل ہے۔ ملے جلا القیاس بعض لوگوں کو
حاجی صاحب کی خوش خلقی اور پرخوری کی جو
شکایت ہے وہ بھی بیجا ہے بھلا نواب رام پور کے
خانساماں کا پوتا خوش خوراک پیٹو کیوں نہ ہوگا۔

سوسن: ایک تمھاری ایک بات سے اختلاف ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible] رکھتا ہے

وہ سب کو ملا ڈس کیل ہو ہی سوال ہے

مسلمان ایسے ہی لیڈروں کے قدموں پر سر رکھنے
کے عادی ہیں۔ مگر آج تک خلافت کمیٹیوں کا
لائحہ دنیا کو معلوم نہ ہوا۔ مگر پھر بھی وہ کام اور
جنس کئی موجود ہیں۔ ان کے ذریعے سے عقل خواہ
مرد عیار کے دو چار کروڑ کا روزگار ہو ہی جاتا ہے
سوسن میں کہتی ہوں کہ تم قائد ہونے کی صلاحیت

نہیں رکھتیں ایسے کہ کوئی رہنما ہو پولیٹیکل لیڈر ہو وہ بھی
سے اپنی اسی ایسے کو وہ کیا ہے جیسے ایک [illegible]
تم جو حسن نہیں ہو سکتا اور جو ہر اخلاق نہیں ہے بیباکی
پیشوا صورت قیاس تمھارا کہ سے اور ہو تو ہو
کیا جانو مسلمان بیشک کو ڈگے لوہے لے جاتے ہیں۔
دیکھیے آج مسلمان رہنمائے اور قوم کو کتنا ستانے
لیکن کہتے کہ اس بات بھی عمل کی بنی ہوئی ہے جو بات تو
انھیں جانتی نہیں بلکہ قدیم چیزوں میں بھی قسم کی ہوتی
مرتی نہیں دہ دہی۔ (باقی آئندہ)

راقم

سخن آرا بیگم

المعصلات

خاکسار اور خیر کے بعض دفعہ مطلع تھے اس لیے بعض
ہو گئے۔ اور تین ہی بچے تا حال بخیریت بالفعل قطع پر
بھی عمرت ہو رہے۔ خدا جانے تو کب گردوں کا بھائی کا لفظ
کے لیے بھی جگہ کہیں پسند آئی ہے

بسمہ جو رہا نے وہ ہے بخیر گزشت

اب کون کہے کہ یہ ہو کہاں گیا۔ امید ہے کہ ناظرین
ہماری خاطر سے نہیں تو ان مضامین کی خاطر سے
غیر حاضری معاف فرمائیے۔ ہم تو ہندوستان کے اس
نامی گرامی پرچے کا بار سنبھالے ہوتے ہیں۔ مگر کبھی کچھ
نہیں ماننا کر کسی مضامین یا معقولیت وحیات سے
پہ چے کا پیٹ بھر کے سرکار عذاب نہ لائیں۔ اور اسکی
عزت کر خاک میں ملائیں۔ تا کہ کسی قسم حسن چاہے
تو ہو ہی ہے۔ حضرت بڑا کام تو ہم سے ہو سکے گا
صاف صاف سن لیجیے۔

بعض حضرات عقل اس دہ سے ہر کہ ان لفظ اشعار کا
لیے کا بے خبر کئی دیکھا کہ پنچ کا سلسلہ جاری ہے
ہیں۔ سال ماسال گزر گئے اور بغیر تصدیق۔ مگر وفا
مصلحوں پر زندہ رہتے ہیں جب وقت
سنا آپ نے۔

بیماری کا سلسلہ بہ ہی بہار کا خاتمہ نہیں ہے
قطع نہیں ہوا۔ پھر سیس کا تب نمبر ایڈیٹر صاحب
کوئی تو مطلوب رہتا ؟ اچھا صاحب ہے کہ جان
کھائے جاتا ہے۔

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

ست کا ذکر کی نہیں ہے ورک سکتا لیکن ایک کتاب میں ضعیفی دور کرنے کی تدابیر نکال ہیں اس میں بیان ہے کہ ہر شخص اپنے اعضا کو حرکت دے کر بغیر کسی خرچ کے ضعیفی دور کر سکتا ہے اعضا کی حرکت ضعیفی دور کر سکتا ہے ۲۲ تصاویر دی گئی ہیں کسی استاد کی ضرورت نہیں کتاب زیادہ مفید ہو گی صرف اعضا کی حرکت سے ضعیفی دور کر سکتا ہے حسب ذیل طریقوں سے جو لوگ اس کتاب کے مطابق عمل کر کے فائدہ حاصل کر چکے ہیں اس کی قیمت صرف ... تاکہ عام لوگ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتا

سکھ سنچار کمپنی متھرا

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات وعطائی نسخہ جات سے عاجز آ چکے ہیں اور بڑے بڑے طبیبوں کے ہاتھوں اپنی کمائی لٹا چکے ہیں اور اس عالم یاس میں بھی صحت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو مشہور ماہر و تجربہ کار اور حاذق اطبا کے مشورہ سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔ ہمارے دواخانہ کی فہرست مفت طلب فرمائیے اور دوسرے حاجتمندوں کو بھی نفع پہونچائیے۔ تمام خط و کتابت بصیغہ راز رہتی ہے۔

المشتہر
منیجر دواخانہ ... لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۹ء

(۱) اردو کو زندہ کرنے والے دل کو تازہ کرنے والے سیاسی ادبی اخلاقی مضامین اور کارٹون کا مجموعہ جو آپ کے کتب خانہ میں محفوظ رکھنے کے قابل ہے قیمت فی جلد ... علاوہ محصول۔

(۲) ۱۹۳۰ء کی ششماہی جلدیں ... فروخت دفتر میں موجود ہیں۔

قیمت مع محصول ...

(۳) جلد ... کے نمبران جو دفتر میں موجود ہیں ان میں بہترین مضامین موجود ہیں ... طلب فرمائیے قیمت ... علاوہ محصول۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید ... حسین صاحب ... لکھنوی کا ... سفر عراق ... ظرافت اور شاعری کی خاطر ... سے فائدہ اٹھائیے قیمت فی جلد ... ٹکٹ بھیج کر وی پی ... آرڈر بھیجئے۔

المشتہر
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) ... کمیشن ...

(۳) ... ایجنسی قبول کی جائیگی۔

(۴) ... فروخت کرنا ہوگا ... کمیشن ... صاحب کو دیا جائیگا۔

(۵) ...

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہندوستانی اکاڈمی صوبہ متحدہ

مطبوعات

۱۔ ازمنہ وسطیٰ میں ہندوستان کے معاشرتی اور اقتصادی حالات، از ڈاکٹر ... ایم اے پی ایچ ڈی ... مجلد ...

۲۔ ایضاً ایضاً غیر مجلد ...

۳۔ اردو زبان اور اس ... از سید ... علی ...

۴۔ عربوں سے پہلے عرب و ہندوستان کے تعلقات، از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی ...

زیر طبع

۱۔ مسلمانوں کے تمدن پر ہندوؤں کا اثر، از مولانا ... صاحب عباسی۔

۲۔ قرون وسطیٰ کا ہندوستانی تمدن، از ... صاحب ... پنڈت گوری شنکر ...

۳۔ ہندی شاعری، از ڈاکٹر اعظم کریوی۔

۴۔ ... ترجمہ ... صاحب ایم اے ... ایس ...

۵۔ ... صاحب ... ہندوستانی اکاڈمی ... الہ آباد۔

جلد پانزدہم　　رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

غذائے روحانی

معارف النغمات

وہ بے نظیر کتاب جس نے بچ بچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا استادان فن کی راگ راگنی اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور دھمار کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور دھمار یاں اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کو بچہ روز کو پھر لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھے ہوئے گئے ہیں اس طرح ہر ایک راگ کو پڑھ سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر شاہیر کا سرمایہ نادر بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فاضل مصنف نے برسوں صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا ماحصل اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مکمل ہوا۔ تمام ہندوستانی استادوں کا سرمایہ علم اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بہر حال بذمہ خریدار۔

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ